www.KitaboSunnat.com

مولانا محمد عالم آسی امرتسری

مہدی اور مسیح دو یا ایک؟

مرزائیوں اور بہائیوں کے مابین ایک مناظرہ

مرزائیوں کے خیال میں مرزا صاحب مسیح اور مہدی دونوں تھے اور بہائی مذہب میں چونکہ الگ الگ ہوئے ہیں۔ اس لئے ان کا آپس میں ایک دفعہ جو مقابلہ ہوا ہے اس موقعہ پر وہی نقل کر دینا کافی ہے۔

مرزائی امام مہدی کے متعلق جو روایات آئی ہیں، سب موضوع ہیں۔ اور یہی وجہ ہے کہ صحیح مسلم و بخاری میں ان کو روایت نہیں کیا گیا۔ اور نہ ہی موطا امام مالک میں ان کا نشان ملتا ہے اور حسب تحقیق مرزا صاحب معلوم ہوتا ہے کہ یہ مسئلہ محدثین کے بعد گھڑ لیا گیا ہے، کیونکہ ابنِ خلدون نے ان تمام روایات کو مخدوش قرار دیا ہے۔ اور ان میں ایسا شدید اختلاف موجود ہے کہ وہ ایک دوسرے کی خود تردید کر رہی ہیں، اس لئے جنہوں نے ان کو تسلیم کر لیا ہے ان کو باہمی مطابقت پیدا کرنے میں یوں کہنا پڑا ہے کہ :

(۱) مہدی شخصی نام نہیں ہے بلکہ ایک جماعت کا نام ہے جو مختلف اوقات میں ہو گزرے ہیں، اور ممکن ہے کہ ان میں سے کوئی ابھی باقی بھی ہو۔

(۲) مہدی اولادِ علیؓ سے تعلق رکھتا ہے۔ فاطمی ہونا ضروری نہیں۔ (حجج الکرامۃ) (ابوداؤد)

(۳) اولادِ امام حسن رضی اللہ عنہ میں سے کوئی ایک مہدی بن کر ظاہر ہو گا۔

(۴) اولادِ امام حسین رضی اللہ عنہ میں سے کوئی ایک مہدی بن کر ظاہر ہو گا۔ (ابنِ عساکر)

(۵) مہدی حسنین رضی اللہ عنہما کی اولاد میں سے ہو گا۔ (حجج)

(۶) حضرت حمزہؓ اور حضرت جعفرؓ بھی اہلِ بیت میں داخل ہیں کیونکہ مہدی انکی اولاد میں سے ہو گا۔

(۷) مہدی بنی امیہ میں ظاہر ہو گا۔ کیونکہ حضرت عمر بن عبد العزیزؒ کا قول ہے کہ میری اولاد میں مہدی ہو گا جو دنیا کو اپنے عدل و انصاف سے پُر کر دے گا (تاریخ الخلفاء)

(۸) مہدی علیہ السلام اولادِ عباس رضی اللہ عنہ سے ظاہر ہوں گے۔ (حجج)

(۱) مضمون نگار کی عبارت سے یہی معلوم ہوتا ہے کہ یہ نمبر ۲ کا حوالہ ہے، حالانکہ یہ نمبر ۳ کا حوالہ ہے۔ (ادارہ)

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

۹ مہدی علیہ السّلام کا ظہور قریش کے کسی قبیلے میں سے ہوگا۔ (کنز)

۱۰ اولادِ علیؓ اور اولادِ عباسؓ دونوں سے آپ کا تعلق ہوگا۔ (جج)

۱۱ اتنا ثابت ہوا ہے کہ امام مہدی علیہ السلام کا ظہور اُمتِ محمدیہ میں ہوگا، خدا جس کو چاہے مہدی بنادے،

۱۲ محققین کا اصل یہ مذہب ہے کہ ایک شخص پیدا ہوگا جو مسیح اور مہدی دونوں کہلائے گا کیونکہ اوّلاً ابنِ ماجہ اور حاکم نے بروایت انسؓ ذکر کیا ہے کہ:

لا یزال الامر الا شدۃ ولا الدنیا الا ادبارا ولا الناس الا شحا ولا تقوم الناس الا علی شر الناس ولا المھدی الا عیسٰی ابن مریم وثانیاً کما ارسلنا الیٰ فرعون رسولا میں اشارہ کیا ہے کہ حضرت نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم مثیل تھے اور آیت لیستخلفنھم میں اشارہ ہے کہ آخر الخلفاءِ سلسلہ موسویہ میں حضرت مسیح علیہ السلام تھے۔ اسی طرح ضروری ہے کہ سلسلۂ محمدیہ مماثلہ بسلسلہ الموسویہ میں بھی آخری خلیفہ محمدی وہ ایسا مہدی ہوگا جو مسیح بھی کہلائے گا اور اسی بنا پر اس خلیفہ کو ابنِ مریم کہا گیا ہے۔ ثالثاً نشانات مسیح تقریباً ایک ہی نہیں جس سے ثابت ہوتا ہے کہ مہدی اور مسیح صرف ایک شخص کے ہی صفاتی نام ہیں جیسے نزول امطار، کثرت زروع، ترکِ جہاد، وجود عدل، کسرِ صلیب، اہلاک ملل، ظہور من المشرق، دخول فی بیت المقدس و بیت اللہ شریف۔ رابعاً بروایت احمدیہ وارد ہوا ہے:

یوشک من عاش منکم ان یلقی عیسٰی ابن مریم اماما مھدیا وحکما عدلا فیکسر الصلیب یقتل الخنزیر وتضع الحرب اوزارھا۔ اس سے یہ ثابت ہوا کہ مسیح ہی امام، حکم اور مہدی کہلائے گا۔

بہائی (۱) اختلاف پیدا ہونے سے یہ نتیجہ نہیں نکلتا کہ تمام روایات ہی موضوع ہیں، ورنہ جس قدر اختلافی مسائل ہیں۔ ان کی بنیاد روایات موضوعہ پر ماننی پڑے گی۔

(۲) مسئلہ مہدی کو بنظر تحقیر دیکھنا خبث باطن یا جہالت اسلامی ظاہر کرتا ہے، ورنہ اگر واقعی قابلِ نفرت ہوتا تو اصحاب الجرح والتعدیل یا ائمہ کبار اور امامانِ اسلام اس سے نفرت کا اظہار کرتے۔

(۳) تعدد مہدی کا قول غلط ہے۔ کیونکہ جب محدثین نے اصولِ حدیث کی رُو سے احادیث صحیحہ الگ

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

کرکے یہ ثابت کیا ہے کہ امام مہدی شخص معین ہے تو پھر کون سے امور ہمیں مجبور کرتے ہیں کہ ہم اختلاف رفع کرنے کی خاطر ایک نیا مسئلہ پیدا کریں کہ مسیح اور مہدی ہزاروں آئیں گے۔" معلوم ہوتا ہے کہ مرزا صاحب کو اس مسئلہ میں تحقیق نصیب ہی نہیں ہوئی۔

(۴) یہ قول بھی غلط ہے کہ جس حدیث کو موطا نقل نہیں کرتا وہ حدیث ہی موضوع ہے۔ کیا اس کی بابت قرآن شریف میں وارد ہو چکا ہے کہ: لا رطب ولا یابس الا فی کتاب مبین۔ اگر یہ تسلیم کیا جائے تو یہ ماننا پڑے گا کہ صحاح ستہ موضوعات پر مشتمل ہوں۔

(۵) یہ اصول بھی غلط ہے کہ جو احادیث صحیحین میں نہیں ہیں وہ مردود ہیں اور یہ اصول بھی غلط ہے کہ جو حدیثیں صحیحین میں درج ہیں وہ تمام واجب القبول ہیں۔ کیونکہ بقول مرزا صاحب (ازالہ نمبر ۲۲۶) بہت سی روایات ایسی ہیں کہ جن کو امام ابو حنیفہؒ نے تسلیم نہیں کیا۔

(۶) یہ بھی غلط ہے کہ صحیحین میں امام مہدی کا ذکر نہیں آیا۔ ان کی روایت ہے۔

کیف انتم اذا نزل ابن مریم و امامکم منکم۔ وعند مسلم فیقال لعیسٰی صل بنا فیقول بعضکم اولی ببعض فیقتدی المسیح بالمھدی (فتح الباری) اذا ینزل عیسٰی علی افیق (وھو جبل عند بیت المقدس) وبیدہ حربۃ فیاتی بیت المقدس ویقتل الدجال والناس فی صلوۃ الصبح والامام یؤم بھم۔ (تنویر فتح الباری ص ۱۳۵)

(۷) یہ اصول بھی غلط ہے کہ جس کتاب کے متعلق تفصیل مذکور ہو تو دوسری کتابیں مہمل ہو جاتی ہیں دیکھئے قرآن شریف میں تورات کے لئے وفیہ تفصیل کل شئی مذکور ہے اور یا اخت ھرون کا لفظ تورات میں مذکور نہیں ہے بلکہ کسی صحیفہ قدیم میں اس کا ذکر نہیں۔

(۸) یہ بھی اصول غلط ہے کہ جس کو ابن خلدون غیر محقق تصور کرے وہ واقع میں بھی ایسا ہو، کیونکہ وہ محض مؤرخ ہے۔ اس کا کوئی مقام نہیں ہے کہ اصحاب الحدیث کے مقابلہ اپنی تحقیق پیش کرے۔

(۹) امام شوکانیؒ نے پچاس روایات لکھی ہیں۔ ملا علی قاری، ابن حجر، ابن تیمیہ، ابن قیم وغیرہ سب نے اس بات کو تسلیم کیا ہے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

(۱۰) اگر تعدد مہدی صحیح ہے تو چونکہ مہدی و مسیح ایک ہیں۔ اس لیے یہ بھی ماننا پڑتا ہے کہ مسیح بھی ایک جماعت ہو کر کچھ گزری ہیں اور کچھ گزریں گے۔

(۱۱) اگر اختلاف روایات باعث تعدد ہے تو مسیح کو بھی متعدد ماننا پڑے گا۔ کیونکہ نزول مسیح میں بھی اختلاف ہے۔ حیث اختلف اولاً فی مقام نزولہ الشرقی دمشق عند المنارۃ البیضاء (ترمذی — نواس بن سمعان) اور وحاء روح المعانی (۲۱۳/۲) او جبل افیق (قریب بیت المقدس وعلاء کنز العمال، حجج) وثانیاً فی مکثہ ایمکث اربعین سنۃ (کنز العمال) او ۴۵ سنۃ (حجج) او سبع سنین او تسع عشرۃ سنۃ (کما ھو عند مسلم)

(۱۲) کچھ نشانات پائے جانے سے یہ بات ثابت نہیں ہوتی کہ واقعی قادیانی مدعی امام مہدی تھا۔ اس لئے ضروری ہے کہ علامات مختصہ کا امتحان کیا جائے۔ مثلاً کونہ[1] من فاطمۃ، اسمہ[2] محمد، حیوتہ[3] بعد الدعوۃ، ملکہ[4] سبع سنین، انتظار[5] المسیح، ابطال[6] الجزیۃ، وضع[7] الحرب، نزول[8] جبریل، اقتدار[9] بعیسیٰ، نزول[10] عیسیٰ، اعلان[11] ظہور، بمنیٰ مزدلفہ[12]، اخذ البیعۃ[13] فی الحطیم۔ ان گیارہ نشانات میں جو پورا اُترے وہ مہدی ہوگا۔

(۱۳) یہ کہنا بھی غلط ہے کہ یہ اختلاف آج تک رفع نہیں ہوا۔ کیونکہ حجج میں ہے کہ مہدی کا اہل بیت سے ہونا متواتر ہے۔ اور آلِ عباس کی روایات تمام ضعیف یا مردود ہیں۔ امام شوکانیؒ توضیح میں لکھتے ہیں کہ یا ننھیال کی طرف سے امام صاحب عباسی ہوں گے۔ اور یا یہ روایات قابلِ استدلال نہیں ہیں۔ ایک محقق کا قول ہے کہ مہدی عباسی کی حدیث ہی اوہی ہے۔ کیونکہ اس کے یہ الفاظ ہیں

منا السفاح منا المنصور ومنا المھدی ——— (بیہقی)

(۱۴) قول عمر کہ وہ بنی امیہ سے ہے۔ امیر معاویہ اس کی تردید کرتے ہیں کہ ھو من اولاد علیؓ۔ (حجج طبرانی) مرزا صاحب خود بھی مانتے ہیں اور کہتے ہیں کہ ہے بعض جداتی من بنی فاطمۃ اور عسل مصفیٰ میں تسلیم کیا گیا ہے کہ جب آپ بنی فاطمہ میں داخل ہوئے تو آپ سید بھی بن گئے۔

(۱۵) بنی فاطمہ تسلیم کرنے سے امام مہدی پر تمام عنوان صادق آتے ہیں۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ

www.KitaboSunnat.com

من الامتہ من اھل البیت من الحسن اباً من الحسین اماً۔

(۱۶) لا مہدی الا عیسیٰ قابلِ استدلال نہیں کیونکہ اس کا راوی محمد بن خالد ہے۔ وھو متفرد بہ ومجھول عند البخاری قال فی الجج حدثیہ مظطرب وضعیف لا یعارض الصحاح۔

(۱۷) اگر صحیح ہو تو بقول شوکانی یوں تاویل ہوگی کہ لا مہدی کاملا الا عیسیٰ یا یوں کہیں گے کہ ان میں اتحاد زمانی مراد ہے۔ کقولہما امرنا الا واحد

(۱۸) کما سے استدلال کرنا اس وقت مفید ہوتا کہ عیسیٰ سے پہلے مہدی بھی مانا جائے ورنہ تشبیہ تام نہ رہے گی۔ مگر عسل مصفیٰ ($\frac{۱۳۹}{۲}$) میں یوں لکھا ہے کہ سید احمد بریلوی ۱۲۰۱ھ میں یحییٰ کی طرح مبشر مرزا پیدا ہوئے تھے۔ مگر مرزا صاحب نہیں ملتے اور کہتے ہیں کہ سید احمد کے پیرو چونکہ گمراہ ہیں۔ اس لیے داستان سازی میں مشغول رہتے ہیں۔ کہتے ہیں کہ مسیح آسمان سے اُترے گا۔ بھلا جھوٹا ایسا نہ کہے تو کیا کہے۔

(۱۹) اب ثابت ہوا کہ مہدی سید ہوگا۔ اور ختم رسالت کی وجہ سے نبی نہ ہوگا۔ اور مسیح کو بطریق توصیف مہدی کہا گیا ہے۔ ورنہ اس کو بطور اسم علم کے مہدی نہیں کہا گیا۔ جیسا کہ وارد ہوا ہے۔

علیکم بسنۃ الخلفاء الرشدین المھدیین (ابوداؤد) ولجریر اللھم اجعلہ مھدیا (کنز العمال)

ولابی ذر من سرہ ان ینظر الی عیسیٰ ابن مریم فلینظر الی ابی ذر الغفاری (ابن عساکر عن انس)

ولن تھلک امۃ انا اولھا وعیسیٰ اخرھا والمھدی اوسطھا (حاکم۔ ابونعیم۔ ابن عساکر) فبطل ما قال فی العسل المصفیٰ اذا ذکر المھدی منفردا فالمراد بہ رجل صالح ($\frac{۱۴۵}{۲}$) فعلیہ ان یقول ایضا ان المسیح اذا ذکر منفردا فالمراد بہ رجل سیاح لیرتفع الامر من البین۔ ھذا۔

تم ہدایت یافتہ خلفاء کے طریق کار کو اپناؤ (ابوداؤد) جریر کے لیے۔ اے اللہ! اسے ہدایت یافتہ بنا۔ ابوذر کے لیے جو عیسیٰ بن مریم کو دیکھنا پسند کرے وہ ابوذر کو دیکھ لے (ابن عساکر عن انس) وہ امت کبھی ہلاک نہ ہوگی جس کی ابتداء میں میں ہوں آخر میں عیسیٰ اور درمیان میں مہدی ہے۔ (حاکم، ابونعیم ابن عساکر) اس طرح عسل مصفی میں جو ہے وہ باطل ہو گیا کہ جب اکیلا مہدی ذکر ہو تو اس سے نیک آدمی مراد ہوگا۔ کیونکہ اسطرح یہ بھی کہنا چاہیے کہ جب مسیح اکیلا مذکور ہو تو اس سے سیاح آدمی مراد ہوگا تاکہ مسئلہ اختلاف سے نکل جائے۔

محکمہ دلائل وبراہین سے مزین متنوع ومنفرد کتب پر مشتمل مفت آن لائن مکتبہ